زانیہ سے نکاح کے دو ماہ بعد بچہ پیدا ہوا، تو کیا مرد سے اس بچے کا نسب ثابت ہوگا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13079

تاریخ اجراء: 16 ربیع الثانی 1445ھ/01 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ہندہ سے زنا کیا جس سے ہندہ حاملہ ہوگئی۔ پھر زید نے ہندہ ہی سے نکاح کیا اور نکاح کے تقریباً دو ماہ بعد ہندہ کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس بچے کا نسب زید سے ثابت ہوگا؟ اور زید کی جائیداد میں اس بچے کا حصہ ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

استغفر اللہ! زنا، ناجائز و حرام، جہنم کا مستحق بنانے والا، بے حیائی پر مشتمل کام ہے، اس کی شدید مذمت قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ اس برے فعل سے بچنا ہر مسلمان پر شرعاً لازم و ضروری ہے۔ پوچھی گئی صورت میں زید اور ہندہ دونوں پر شرعاً لازم ہے کہ توبہ کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے اس گناہ سے صدقِ دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کریں اور آئندہ اس گناہ سے باز رہیں، نیز ہر اس چیز سے دور بھاگیں جو اس گناہ میں معاون و مددگار بنے۔

البتہ پوچھے گئے سوال کے جواب میں ضابطہ یہ ہے کہ کسی عورت سے زنا کیا پھر اُسی زانیہ عورت سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو بچے کا نسب اس زانی مرد سے ثابت ہوگا اور چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں ہوگا۔ صورتِ مسئولہ میں نکاح کے تقریباً دو ماہ بعد وہ بچہ پیدا ہوا ہے لہذا پوچھی گئی صورت میں اس بچے کا نسب زید سے ثابت نہیں ہوگا اور وہ بچہ زید کی وراثت میں حقدار بھی نہیں ہوگا۔

زنا کی مذمت پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ-وَ سَآءَ سَبِیْلًا(۳۲)" ترجمہ کنز الایمان: "اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔" (القرآن الکریم: پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت 32)

زنا کی نحوست اور اس کی ہولناکی کا اندازہ درج ذیل احادیثِ مبارکہ سے لگائیے صحیح بخاری میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”رایتُ اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدي فاخرجانی الی الارض المقدسۃ۔۔۔فانطلقنا الی ثقبٍ مثل التنّور اعلاہ ضیق واسفلہ واسعٌ یتوقّد تحتہ نارٌ فاذا اقترب ارتفعوا حتی کادان یخرجوا فاذا خمدت رجعوا فیھا وفیھا رجال ونساء عراۃٌ فقلتُ: من ھذا؟ قالا:۔۔۔والذی رایتَہ فی الثقب فھم الزناۃ“ یعنی میں نے رات کے وقت دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے مقدس سرزمین کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اُن میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا، اُس میں آگ جل رہی ہے اور اُس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں۔ جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہوجاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتوں نے عرض کی یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماقیل فی اولاد المشرکین، ج 02، ص 100، دار طوق النجاۃ، ملتقطاً)

نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو اس کا نسب مرد سے ثابت نہیں ہوگا۔ چنانچہ فتاوٰی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: ”إذا تزوج الرجل امرأۃ فجاءت بالولد لأقل من ستۃ أشھر منذ تزوجھا لم یثبت نسبہ، وإن جاءت بہ لستۃ أشھر فصاعدا یثبت نسبہ منہ، اعترف بہ الزوج أو سکت“ یعنی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور وہ عورت نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا کر دے تو اس بچے کا نسب مرد سے ثابت نہیں ہوگا۔ اور اگر چھ ماہ یا اس سے زائد پر بچہ پیدا ہو تو اس بچے کا نسب مرد سے ثابت ہوگا خواہ مرد اس کا اقرار کرے یا خاموش رہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، ج 01، ص 536، مطبوعہ پشاور)

فتح القدیر میں ہے: ”(قولہ وإذا تزوج الرجل امرأۃ فجاءت بولد لأقل من ستۃ أشھر منذ یوم تزوجھا لم یثبت نسبہ) لأن أقل مدۃ الحمل ستۃ أشھر فلزم کونہ من علوق قبل النکاح، وإن جاءت بہ لأکثر منھا ثبت، ولا إشکال سواء اعترف بہ الزوج أو سکت، وکذا إذا جاءت بہ لتمام الستۃ بلا زیادۃ لاحتمال أنہ تزوجھا وا طئا لھا فوافق الإنزال النکاح، والنسب یحتاط في إثباتہ“ یعنی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور وہ عورت چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا کردے تو بچے کا نسب مرد سے ثابت نہیں ہوگا، کیونکہ کم از کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے۔ اس سے کم میں بچہ پیدا ہونے پر یہ بات لازم ہے کہ یہ حمل نکاح سے پہلے کا ہے۔ اور اگر

عورت چھ ماہ سے زائد پر بچہ پیدا کرے تو بچے کا نسب باپ سے ثابت ہو گا، خواہ مرد اس کا اقرار کرے یا خاموش رہے۔ اسی طرح اگر پورے چھ ماہ پر بچہ پیدا ہو تو بچے کا نسب مرد سے ثابت ہو گا اس احتمال کی بنا پر کہ مرد نے نکاح کرتے ہی وطی کی ہو تو انزال نکاح کے برابر مدت میں واقع ہوا، اور نسب کے اثبات میں احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔(فتح القدیر علی الھدایۃ، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، ج04، ص89، دار الفکر، لبنان)

بہارِ شریعت میں ہے: ”**کسی عورت سے زنا کیا پھر اُس سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور کم میں ہوا تو نہیں** اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا بیٹا ہے۔“ (بہارِ شریعت، ج02، ص251، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوٰی امجدیہ میں ایک سوال کے جواب میں مذکور ہے: ”جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس حالتِ حمل میں نکاح درست ہے پھر اگر نکاح اسی سے ہوا جس کا حمل ہے تو وہ وطی بھی کر سکتا ہے اور دوسرے سے ہوا تو نہیں کر سکتا، **یہ لڑکا اگر وقتِ نکاح سے چھ** مہینہ یا زیادہ میں پیدا ہوا ہے تو اسے ولد الزنا نہیں کہہ سکتے، **اور چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا ہے تو ناجائز اولاد ہے یعنی اللہ بخش کا لڑکا نہیں قرار پائے گا۔**“ (فتاوٰی امجدیہ، ج02، ص295، مکتبہ رضویہ کراچی)

ولد الزنا وراثت میں حقدار نہ ہو گا۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر زوجہ نکاح میں ہے اور سالی سے زنا کیا تو زوجہ سے قربت بھی حرام نہ ہو گی، نہ اس کی اولاد ولد الحرام ہو گی، **سالی سے جو بچے ہوں گے ولد الزنا ہوں گے اور زید کا ترکہ نہ پائیں گے۔**“ (فتاوٰی رضویہ، ج11، ص272، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک دوسرے مقام پر فتاوٰی رضویہ میں ہے: ”(مرتد) سے جو اولاد ہو گی **قطعاً ولد الزنا ہو گی اور ترکہ پدری سے مطلقاً محروم** کہ ولد الزنا کے لیے شرعاً کوئی باپ ہی نہیں۔“ (فتاوٰی رضویہ، ج11، ص329، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net